میڈیا، اسلام اور ہم، ڈاکٹر سیّد محمد انور۔ ناشر: ایمل پبلی کیشنز، ۱۲-سیکنڈ فلور، مجاہد پلازا، بلیو ایریا، اسلام آباد۔ فون: ۰۵۱-۲۸۰۳۰۹۶۔ صفحات: ۱۳۳۔ قیمت: ۴۲۰ روپے۔

پاکستان میں عام لوگوں کے ذہنوں کو مثبت یا منفی طور پر متاثر کرنے اور کسی خاص رُخ پر ڈھالنے میں میڈیا بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ میڈیا اسلام اور اس کی تہذیبی اقدار کے خلاف کس کس انداز میں کام کر رہا ہے۔

دورِ رسالتؐ میں اسلام مخالف قوتوں کے انداز بھی ایسے ہی تھے، مثلاً: اسلام کی غلط تشریحات، کھیل تماشوں، میلوں اور نام نہاد تفریحی پروگراموں میں اُلجھانے اور اعتدال پسندی اور برداشت کے نام پر غیر اسلامی رویوں کی ترویج وغیرہ۔ موجود میڈیا کے کمالات بھی اسی نوعیت کے ہیں۔

مصنف نے اسلام کے نظریہ سماع اور ابلاغ پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا ہے کہ اسلام دشمن میڈیا کے غلبے کے دور میں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ وہ کہتے ہیں: اپنی شناخت پر قائم رہیں، اپنے مخالف کو پہچانیں، کتاب اللہ سے رہنمائی لے کر اپنی حالت کو خود بدلنے کی کوشش کریں، اور سوشل میڈیا کے ذریعے مخالفین سے باوقار طریقے سے مکالمہ کریں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

بچوں کے نظیر، پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ۔ ناشر: قریشی برادرز پبلشرز، ۲-اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۳۷۲۳۲۲۹۴۔ صفحات: ۱۸۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

سیّد محمد علی، نظیر اکبرآبادی (۱۷۳۵ء-۱۸۳۰ء) کی شاعری اپنے معاصرین (خواجہ میر درد، میر تقی میر وغیرہ) سے یکسر مختلف ہے۔ نظیر، پیشے کے اعتبار سے معلّم تھے۔ مرزا غالب نے ابتدائی دور میں (جب وہ آگرہ میں مقیم تھے) نظیر سے اصلاح لی تھی۔ اپنے دور کے شعرا کے برعکس نظیر کی توجہ غزل کے بجائے نظم پر رہی۔ ان کی شاعری میں اس قدر تنوع ہے کہ ہر شخص کو ان کے ہاں سے اپنی پسند کی نظمیں اور اشعار مل جاتے ہیں۔

مرتب نے ایسی نظمیں جمع کی ہیں جنھیں پڑھتے ہوئے نظیر، اسلامی ادب کے ایک نمایاں شاعر نظر آتے ہیں۔ انھوں نے ان نظموں میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، رسولِ اکرمؐ کی محبت، تسلیم و رضا، دنیا کا تماشا اور آخرت جیسے موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے۔ ان کے بعض مصرعے (جیسے: ’’سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا‘‘) دنیا کے فانی ہونے کا احساس دلاتے ہیں۔ انھوں نے زیادہ تر